حکیم راحت نسیم سوہدروی

جرأت و عزیمت کی تاریخ کا ایک روشن ترین باب

دورِ صدیقی میں مسیلمہ کذّاب اور اسکے حواریوں کی تباہی

حضرتِ ابوبکر صدیقؓ کی سیرت و سوانح اور اس کے تابندہ نقوش ہر مسلمان کیلئے روشنی کا مینار ہیں۔ آپ نے اپنے مختصر دورِ خلافت میں ایسے ایسے کارہائے نمایاں انجام دیئے جنہیں پڑھ کر، سن کر عقل دنگ رہ جاتی ہے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سانحۂ ارتحال کے بعد اسلام کو خدشات لاحق ہوئے تو یہ صدیقِ اکبرؓ کی فراست، عزیمت، جرأت اور استقلال تھا کہ اسلام کے چشمۂ صافی کو گدلا کرنے کی ہر کوشش کو ناکام بنا دیا۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد منکرین زکوٰۃ، ارتداد اور جھوٹے مدعیانِ نبوت کے فتنے ایسے فتنے تھے کہ اگر "مصلحت" سے کام لیا جاتا تو شاید اسلام کی تاریخ بہت کچھ مختلف ہوتی۔

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے "لا نبی بعدی" کا اعلان فرما کر تا قیامت اس شبہے کا ازالہ کر دیا ہے کہ آپؐ کے بعد کوئی اور نبی آسکتا ہے ــــــــ نبوت آپؐ پر ختم ہے اور آپؐ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا کذاب و دجال ہے۔ حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسے ہی جھوٹے مدعیانِ نبوت سے لڑائی لڑی اور انہیں کیفر کردار تک پہنچایا۔

جھوٹے مدعیانِ نبوت میں اس وقت سب سے بڑا مسیلمہ تھا۔ جس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ہی میں دعویٰ نبوت کر دیا۔ مگر آپؐ کو اس کی سرکوبی کا موقع نہ ملا اور اس طرح اس کے استیصال کی سعادت حضرت صدیقِ اکبرؓ کے حصہ میں آئی۔ مسیلمہ کذاب کے متعلق یہ صراحت صاف موجود ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کے ساتھ ساتھ اپنی نبوت کا اعلان کرتا تھا۔ ۹ھ میں ایک وفد کی معیت میں مسیلمہ، حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے کہا کہ اگر آپ اپنے بعد مجھے قائم مقام بنانے کا وعدہ فرمائیں تو میں مسلمان ہونے کو تیار ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ مبارک میں اس وقت کھجور کی ایک شاخ تھی۔ آپؐ نے مسیلمہ کی بات سننے کے بعد فرمایا:

"میں احکامِ خداوندی سے بال برابر بھی تجاوز نہیں کرونگا۔ اس شرط پر اگر تو مجھ سے کھجور کی شاخ بھی مانگے گا تو میں تجھے ہرگز نہ دوں گا"

مسیلمہ نے واپس اپنے قبیلہ میں جاکر یہ اعلان کر دیا کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے مجھے اپنا شریکِ کار بنالیا ہے۔ اس نے حرم کعبہ کے مقابلے میں ایک نیا حرم بھی بنایا۔ جس میں عیاش قسم کے لٹیروں نے رہائش اختیار کی۔ مسیلمہ نے اپنی مکاری اور عیاری سے لوگوں پر دھاک بٹھالی۔ اسی دوران عرب کی ایک عورت سجاح بنت حارث نے بھی دعویٰ نبوت کیا۔ مسیلمہ اور سجاح نے آپس میں شادی کرلی اور اپنی بنوتوں کو یکجا کرنے کا اعلان کر دیا۔ مسیلمہ نے اس کی خاطر مہر کے طور پر، عشاء اور فجر کی نمازیں تخفیف کر دی اور یمامہ کی زمینوں کی نصف آمدنی بھی اس کے حوالے کی۔ جسے وہ لیکر جزیرہ میں چلی گئی۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی حیاتِ مبارکہ میں اس فتنہ کی سرکوبی کا موقع نہ مل سکا۔ عہدِ صدیقی میں جب اس فتنہ نے اور بھی زور پکڑا تو حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو لشکر حضرت عکرمہ بن ابو جہل اور حضرت شرجیل بن حسنہ کی قیادت میں مختلف راستوں سے بھیجے تاکہ وہ آگے جاکر اکٹھے حملہ آور ہوں۔ حضرت عکرمہ نے یمامہ پہنچ کر حضرت شرجیل کا انتظار کئے بغیر تنہا اپنے لشکر کے ساتھ حملہ کر دیا لیکن کامیابی نہ ہوئی۔

جب یہ اطلاع حضرت صدیقِ اکبرؓ کو پہنچی تو انہیں بہت دکھ ہوا۔ آپ نے شرجیل کو پیغام بھجوایا کہ جہاں ہوں وہیں رک کر حضرت خالدؓ بن ولید کا انتظار کریں۔ پھر آپؓ نے مسئلہ کی نزاکت کے پیشِ نظر نامور جنگجو مسلمانوں کو جو اس سے قبل بڑی بڑی جنگوں میں حصہ لے چکے تھے حضرت خالدؓ کی زیرِ سرکردگی روانہ کیا۔ مہاجرین کے دستہ کے سالار حضرت ابو حذیفہؓ اور حضرت عمرؓ کے بھائی زیدؓ بن خطاب تھے جبکہ انصار کی قیادت حضرت قیسؓ کے سپرد تھی۔

حضرت خالد بن ولیدؓ ساز و سامان سے لیس ہو کر اپنے لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے اور راستے میں حضرت شرجیل کے لشکر کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ ادھر صدیقِ اکبرؓ نے ایک اور دستہ پیچھے سے روانہ کیا تاکہ لشکرِ اسلام کا عقب محفوظ رہے۔ جب خالدؓ بن ولید یمامہ پہنچے تو مسیلمہ ساٹھ ہزار کا ایک لشکر جرار لے کر مقابلے کیلئے آگیا۔ مؤرخین کے مطابق تاریخ اسلام کا یہ بہت بڑا معرکہ تھا۔

مقابلہ کیلئے سب سے پہلے مسیلمہ کا ایک ساتھی نیارا رجال میدان میں آیا اور مسلمانوں کو للکارا کہ ہے کوئی مردِ میدان جو میرا مقابلہ کرے؟ اسلامی لشکر سے حضرت عمرؓ کے بھائی حضرت زیدؓ سامنے آئے اور آگے بڑھ کر ایک ہی وار میں اس کا کام تمام کر دیا۔ پھر دونوں لشکروں میں گھمسان کی جنگ شروع ہوگئی۔ مسیلمہ کے

ساتھی بڑی ثابت قدمی سے لڑے اور مسیلمہ کو کوئی گزند نہ پہنچی۔ شروع شروع میں مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے لیکن حضرت ثابت بن قیسؓ، حضرت ابوحذیفہؓ اور دیگر قائدین کے جوش دلانے پر مسلمانوں نے اپنے آپ کو سنبھالا اور بڑھ کر زوردار حملہ کیا۔ کفار کے پاؤں اکھڑنے لگے۔ مجاہدین بڑھ چڑھ کر حملے کر رہے تھے۔ سالار لشکر حضرت خالد بن ولیدؓ نے حالات کا جائزہ لیا تو بہت سے صحابہؓ جن میں حضرت سالمؓ حضرت ابوحذیفہؓ اور حضرت زیدؓ بن خطاب شامل تھے، شہید ہو چکے تھے۔ گو کفار کا بھی بہت نقصان ہوا مگر مسیلمہ ابھی تک اپنی جگہ پر قائم تھا۔ اس پر شیرِ اسلام سیف اللہ خالدؓ بن ولید نے ایک تند و تیز حملہ کیا اور کفار کا لشکر اس حملے کی تاب نہ لا کر منتشر ہونا شروع ہوا۔ مسلمانوں نے اپنے سالارِ لشکر کی تقلید کی اور لڑتے بھڑتے مسیلمہ کی طرف بڑھے۔ کفار نے سنبھل کر جوابی حملہ کیا، گھمسان کا رن پڑا۔ لیکن اب کفار مسلمانوں کی قوتِ بازو کا اندازہ کر چکے تھے اور ان کیلئے مقابلہ جاری رکھنا دشوار تھا۔ انہوں نے مسیلمہ سے کہا کہ جس فتح کا تم ہمیں وعدہ دیتے تھے وہ کہاں ہے؟ لیکن مسیلمہ کو جواب دینے کا ہوش نہ تھا۔ بالآخر لشکر سمیت بھاگا اور ایک قریبی باغ میں محصور ہو گیا۔ ایک شیر دل صحابی نے اسلامی لشکر سے درخواست کی کہ انہیں باغ کی چاردیواری کے اندر پھینک دیا جائے تاکہ باغ کا دروازہ کھول دیں لیکن اسلامی فوج نے انکار کیا۔ تاہم یہ اصرار کر کے باغ کے اندر داخل ہو گئے، لڑتے بھڑتے دروازہ تک پہنچے اور اسے کھولنے میں کامیاب ہو گئے۔ دروازہ کھلتے ہی مسلمان باغ میں داخل ہو گئے اور مسیلمہ کے لشکر پر ٹوٹ پڑے وحشیؓ جس نے دورِ جاہلیت میں حضرت حمزہؓ کو شہید کیا تھا اور اب مسلمان ہو کر اسلام کے کسی بدترین دشمن کو قتل کرنے کا عہد اپنے دل میں کر چکا تھا، مسیلمہ تک پہنچ گیا اور اسے قتل کر دیا۔ مسیلمہ کے قتل ہوتے ہی اس کے لشکر نے ہتھیار ڈال دیئے۔ اور سارا مال و اسباب مسلمانوں کے حوالے کر کے صلح کے طالب ہوئے۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے ان کی درخواست منظور کر لی۔ جس کا اثر یہ ہوا کہ تمام قبیلہ مسلمان ہو گیا اور باقاعدہ ایک وفد اطاعت کیلئے مدینہ حاضر ہوا۔

اس طرح مسلمانوں کو فتح عظیم حاصل ہوئی۔ تاریخ طبری میں ہے کہ اس جنگ میں مسیلمہ کے بارہ ہزار آدمی مارے گئے اور اسلامی لشکر کے شہداء کی تعداد بارہ سو تھی۔